جلد ۳ * مطبوعہ ۲۳ ر اگست ۱۹۱۲ سنہ یوم جمعۃ المبارک * نمبر ۳۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار الحق دہلی

اظہار الدین علی المخالفین

نمبر (۶)

الحمد للہ کہ یہ سلسلہ مفید ثابت ہوکر نہایت وقعت سے دیکھا اور پسند کیا گیا ہے۔ اسلئے اسکے متواتر نمبر لکھنے کا ہمارا ارادہ ہے اور اللہ تعالے سے ہی اس کے انجام کی ہم توفیق چاہتے ہین۔ وما توفیقی الا باللہ۔

گذشتہ نمبرون مین عیسائیون اور دیگر مخالفین اسلام پر جس جس طریق سے منجانب جری اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اتمام حجت ہوکر اظہار الدین کا ثبوت ہم دے چکے ہین۔ وہ ایک راستباز کی صداقت کے لئے عقلمند صاحبان بصیرت کی نظر مین کافی ہے۔ مگر ذیل مین ہم ایک اور زبردست طریق فیصلہ کو مختصراً پیش کرتے ہین جس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منجانب اللہ مامور ہونا ایماندارون کے نزدیک ثابت ہو جائے۔ گو بیہودہ دیانہ فطرتون کے لئے ہمارے پاس کوئی ثبوت نہین۔ اونکو خدا ہی سمجھائیگا جو انکے سمجھانیکا حق ہے۔ مگر متقی انسان اس سلسلہ سے ضرور الحق کی عظمت اور تصدیق کرکے رضاء الہی حاصل کریگا۔

حضور پرنور مسیح موعود علیہ السلام نے "انجام آتھم" جیسی مبارک وکفرشکن تصنیف مین ایک اشتہار الموسوم بہ "خدا کا فیصلہ" بھی شایع کیا ہے۔ یہ رسالہ مذکور کے صفحہ ۴۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۴۴ تک لکھا گیا ہے۔ اس فیصلہ مین تمام خطاب تثلیث پرست عیسائیون سے ہے

جن مین سے چند مشاہیر اور معزز پادریون کے نام لیکر مقابلہ کا چیلنج دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہین کہ

"اس اشتہار کی تحریر سے یہ غرض ہے کہ ہم نے بڑے لمبے تجربہ سے آزما لیا ہے کہ یہ (عیسائی) لوگ بار بار ملزم اور لاجواب ہوکر پھر بھی نیش زنی سے باز نہین آتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو مین نہایت ناپاک اور رنجیدہ ٹھیٹر نکالتے ہین۔ اب ایسے لوگون سے زبانی مباحثات سے کیونکر فیصلہ ہو۔ نور افشان پرچہ لودہانہ مین کیسے کیسے ہفتہ وار محض افترا کی بنیاد پر توہین اسلام کے کلمات لکھے جا رہے ہین۔ ریواڑی والے پادری نے کسقدر مسلمانون کا دل جلایا اور ہمارے سید و مولے (صلعم) کو ڈاکو اور رہزن قرار دیا۔ پس یہ روز افزون جھگڑے کیونکر فیصلہ پاوین مباحثات کے نیک نتیجہ سے تو نومیدی ہو چکی سو اس نومیدی کے وقت مین میرے نزدیک ایک نہایت سہل و آسان طریق فیصلہ اگر پادری صاحبان قبول کرلین۔ اور وہ یہ ہے کہ اس بحث کا جو حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے خدا تعالے سے فیصلہ کرایا جاتا ہے"

پیارے ناظرین اخبار آپ ذرا اس امر پر تو غور فرماوین کہ جس شخص کو آجکل کے تاجران کفر۔ کافر اور دہریہ۔ گمراہ کنندہ وغیرہ کن کن خطابون سے یاد کرتے ہین۔ وہ جب کسی مخالف دین و دشمن ختم المرسلین سے صداقت و کذب کا فیصلہ چاہتا ہے تو بجز اسکے کہ خدا سے فیصلہ کرانے پر آمادہ ہو اور کسی طریق فیصلہ کو پسند ہی نہین کرتا۔ حیرت اور تعجب ہے جسکو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اوسے تو خدا پر بھی ایمان نہین۔ وہ تو قیامت اور حشر و نشر و ملائکہ پر بھی یقین نہین رکھتا۔ وہی شخص ان بڑے بڑے ایماندارون اور ملائکہ کے جان نثارون سے بڑھکر اپنے یقین و ایمان کا ثبوت جو اسکو خدا پر اور اسکے قادر مطلق حی و قیوم ہونے پر ہے ایسا بین دیتا ہے کہ جسے دیکھکر یہ مدعیان اسلام شرما جاتے ہین۔ اور اپنے تئین اس یقین و ایمان سے جب خالی پاتے ہین۔ تو ڈر سے بجائے آگے آنے کے اپنی ندامت کو چھپاتے اور خود دبکے ہوئے

باعث ناک والے کو بھی عیب دار بتاتے اور او میر ہوتے الزام لگاتے ہیں الغرض حضرت اقدس نے اشتہار مذکورہ صدر میں خدا سے فیصلہ کرانیکی درخواست اسطرح فرمائی کہ

"مجھے یہہ بیان کرنا ضروری ہے کہ اب خدائی فیصلہ کرانے کے لئے سب سے زیادہ مجھے جوش ہے اور میری دلی مراد ہے کہ اس طریق سے یہہ روز کا جھگڑا انفصال پا جاوے۔ اگر میری تائید میں خدا کا فیصلہ نہ ہو تو مین اپنی کل املاک منقولہ و غیر منقولہ جو دس ہزار روپیہ کی قیمت سے کم نہیں ہونگی عیسائیوں کو دیدونگا۔ اور بطور پیشگی تین ہزار روپیہ تک اُنکے پاس جمع بھی کرا سکتا ہوں اس قدر مالی کا میرے ہاتھ سے نکل جانا میرے لئے کافی سزا ہوگی۔ علاوہ اسکے یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے دستخطی اشتہار سے شایع کر دونگا کہ عیسائی فتحیاب ہوئے اور مین مغلوب ہوا۔ اور یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اس اشتہار مین کوئی بھی شرط نہ ہوگی لفظاً نہ معناً"

اس پہر [illegible] امید کو دیکھو کہ وہ شخص جسکو معاذ اللہ دہریہ کہا جاتا ہے۔ ایسا دہریہ ہے کہ اپنی کامیابی منجانب خدا ذوالجلال والاکرام پر قطعی امید رکھتا ہے اور یقیناً سمجھتا ہے کہ خداوند کریم میرا ہی ساتھہ دیگا اور مجھے ہی فتحیاب و غالب کریگا۔ اگر یہہ یقین اور بھروسہ خدا پر اسکو علی وجہ البصیرت نہ ہو تو پہر بتاؤ کہ اپنی تمام جائداد و املاک کو جبکہ مغلوب ہو جانیکا گمان غالب ہو بصورت مغلوبیت فاتح کو دینے کا اقرار باضابطہ محض احتمالی اور [illegible] اتفاقی کامیابی کی امید موہوم پر کرنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟ جس شخص نے بقول تاجران کفر صرف دنیا طلبی کے لئے ہی الہام و ماموریت و مہدویت کا دعوے کیا اور ایک جال پہیلایا ہے وہ بہلا کسطرح اسے طریق فیصلہ کو پیشکرے جسکا اسکے مخالف ہونا یقینی اور ضروری ہو اپنی تمام اوس جمع کردہ املاک کو بھی جسکے لئے وہ سب فریب کر رہا ہے ضایع کردے؟ کوئی بیوقوف ہی اسکو جائز سمجھ لے تو سمجھ لے ورنہ اہل عقل تو کبھی یہ نہ مانیگا کہ ایک دنیادار۔ مکار۔ جاہ طلب عبدالدنیار عیار ایسے راہ اختیار کرے جو اوسکے حصول مقصد یعنی زر و مال کے سراسر خلاف ہوں پس سوچو اور خدا کے لئے سوچو کہ ایک خبیث بدنہاد ایک روح۔ ایک چور دل۔ اور مکار انسان کبھی یہہ نہیں کہتا کہ آؤ خدا سے فیصلہ کرائیں۔ اور پہر دیکھو کہ خدا میرا ساتھہ دیتا ہے یا نہیں۔ اور ایک دہریہ کبھی اس طریق کا فیصلہ نہیں تجویز کرتا جیسا کہ ذیل میں لکہا جاتا ہے۔

"اور ربانی فیصلہ کے لئے طریق یہہ ہوگا کہ میرے مقابل پر ایک معزز پادری صاحب جو پادری صاحبان مندرجہ ذیل میں سے منتخب کئے جائیں میدان مقابلہ کے لئے جو فراضی طرفین سے مقرر کیا جائے طیار ہون

نوٹ ان صاحبون میں سے کوئی منتخب [illegible] جائے اول ڈاکٹر مارٹین کلارک۔ دوسرے پادری عماد الدین۔ پہر پادری ٹہاکرداس یا حسام الدین بمبئی یا صفدر علی بھنڈارہ۔ یا طامس ہاول یا فتح مسیح بشرط منظوری دیگران۔ پہر بعد اس انتخاب کے ہم دونوں (یعنے منتخب شدہ پادری اور حضرت مسیح موعود) معہ اپنی اپنی جماعتوں کے میدان مقررہ میں حاضر ہو جائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا کے ساتھہ یہہ فیصلہ چاہیں کہ ہم دونوں میں سے جو شخص درحقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں کاذب اور مورد غضب ہے خدا تعالیٰ ایک سال میں اوس کاذب پر وہ قہر نازل کرے جو اپنی غیرت کی رو سے ہمیشہ کاذب اور مکذب قومون پر کیا کرتا ہے جیسا کہ اسنے فرعون پر کیا نمرود پر کیا اور نوح کی قوم پر کیا اور یہود پر کیا حضرات پادری صاحبان یہہ بات یاد رکہیں کہ اس باہمی دعا میں کسی خاص فریق پر لعنت نہیں ہے بلکہ اس جھوٹے کو سزا دلانیکی غرض سے ہے جو اپنے جہوٹ کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ ایک جہانکے زندہ ہونیکے لئے ایک کا جو جھوٹا ہو مرنا بہتر ہے ..... سو اے پادری صاحبان دیکھو کہ مین اس کام کے لئے کہڑا ہون اگر چاہتے ہو کہ خدا کے حکم سے اور خدا کے فیصلہ سے سچے اور جہوٹے میں فرق ظاہر ہو جائے تو آؤ تاہم ایک میدان میں دعاؤں کے ساتھہ جنگ کریں تا جہوٹے کی پردہ دری ہو۔ یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور بیشک وہ قادر موجود ہے اور وہ ہمیشہ صادقون کی حمایت کرتا رہے سو۔

دونوں میں سے جو صادق ہوگا خدا ضرور اس کی حمایت کریگا - اس طریق میں کوئی شرط نہیں سیدھی بات ہے کہ اگر باہم دعا کرنیکے بعد میرے مقابل کا شخص ایک سال تک خدا تعالیٰ کے فوق العادت عذاب سے بچ گیا تو جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں تاوان مذکورہ بالا ادا کرونگا - ہم دونوں اس طرح پر دعا کرینگے کہ اے خدائے قادر اسوقت ہم [illegible] دو فریق کھڑے ہیں - ایک فریق یسوع بن مریم کو خدا کہتا اور نبی اسلام کو سچا نبی نہیں جانتا - اور دوسرا فریق عیسیٰ بن مریم کو رسول مانتا اور محض بندہ اسکو یقین رکھتا [illegible] کو حقیقت سچا اور یہود و نصاریٰ کے [illegible] فیصلہ کرنیوالا جانتا ہے سو ان دونوں فریق میں سے جو فریق تیری نظر میں جھوٹا ہے اسکو ایک سال کے اندر ہلاک کر اور اپنا وبال اوسپر نازل کر اور چاہیے کہ ایک فریق جب دعا کرے تو دوسرا آمین کہے اور جب وہ فریق دعا کرے تو یہہ فریق آمین کہے گا

اور میری دلی مراد ہے کہ اس مقابلہ کے لیے ڈاکٹر مارٹن کلارک کو منتخب کیا جائے کیونکہ وہ موٹا اور جوان عمر اور اول درجہ کا تندرست اور [illegible] اپنی عمر درازی کا تمام بندوبست کرلیگا - یقیناً ڈاکٹر صاحب ضرور ہماری اس درخواست کو قبول کر لینگے - ورنہ [illegible] امر ہوگی کہ اب وہ اسوقت بھاگ جائیں اور اگر وہ بھاگ جائیں تو پادری عماد الدین صاحب اس مقابلہ کے لئے ہیں - اگر وہ بھی خوف سے بھاگ گئے تو [illegible] الدین یا صفدر علی یا ٹھاکر داس یا طامس ہاول اور یا [illegible] فتح مسیح اس میدان میں آوے یا کوئی اور پادری صاحب نکلیں اور اگر اس رسالہ کے شایع ہونیکے بعد دو ماہ تک کوئی بھی نہ نکلا تو پنجاب اور ہندوستان کے تمام پادریوں کے جھوٹے ہونے پر مہر لگ جائیگی - والسلام علی من اتبع الہدیٰ - ۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء [illegible] رسالہ انجام آتھم صفحہ ۳۲ لغایت ۳۴

اے [illegible] فطرت انسانو [illegible] تم خواہ حنفی ہو یا وہابی شیعہ ہو یا سنی مقلد ہو یا غیر مقلد - صوفی ہو یا زاہد نقشبندی ہو یا چشتی کوئی بھی ہو اگر تم کچھ بھی ایمان رکھتے ہو اور قرآن کریم کو تم خدا کا کلام مانتے ہو اور حضرت امام الانبیاء خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے رسول اللہ [illegible] ہو اور تم میں تقوے کا بیج موجود ہے تو سچ سچ کہو کہ [illegible] اشتہار کا مشتہر کس گروہ میں سے ہے؟ آیا دجالی پارٹی [illegible] ہے یا برگزیدگان خدا و رحمانی جماعت کا اعلیٰ ممبر؟ یاد رکھو [illegible] غالب ہوگا اور الباطل مغلوب - اگر کوئی بدبخت اپنی بدنہادی [illegible] سے الحق کو جھٹلائیگا اور جھٹلاتا ہے تو یہہ اوسکی بد [illegible] کی دلیل ہے - الحق کا بول بالا ہوگا اور دشمن کا منہ کالا - [illegible]

ایک ہندو کا تائب ہونا

ایک شخص دہرم دیر ضلع بلند شہر علاقہ یو - پی کے رہنے والا قوم افغان [illegible] آپکا نام عبد الکبیر خان دیانندی ہونے سے پہلے اور اب [illegible] کے مبدء سے وہ عرصہ پانچ چھہ سال سے دیانندی بنکر حسب دستور دیانندی کام میں لگا رہا - پنے ایک نوجوان اور قوی مضبوط ہونیکے باعث برہم چریچ کا پالن کرتا رہا - آریہ سماج کی طرف سے بقول [illegible] آریہ اپدیشک (واعظ) مقرر ہوا - سٹر دہرمپال کی طرح جب [illegible] دیانندی پنتھ سے دل بھر گیا تو گذشتہ ماہ کی ۲۶ر تاریخ کو [illegible] تائب ہوکر مسلمان ہوگیا - یہہ دہرم دیر ناہن والے مباحثہ [illegible] مولوی ثناء اللہ امرتسری اور یہہ خادم الحق شامل ہوئے [illegible] اس نے کئی سخت زبانی کے لیکچر دیانندی زبان میں اسلام کے خلاف دیئے جس سے مباحثہ کی ٹھن گئی اور آخرکار دہرم دیر اور [illegible] بجانب دیانندیاں آئے - اسوقت باہمی ہر دو دیانندیوں میں [illegible] دہرم دیر کے بہت تکرار ہوئی اس امر پر ہوئی تھی کہ مناظر [illegible] صاحب کو کیوں رکھا جاوے میں مناظرہ کرونگا - اور [illegible] ناراض ہوکر شامل جلسہ بھی نہیں ہوا تھا یہہ سے وہ دہرم [illegible] کے مسلمان ہونیکی خبر پڑھکر گم کردہ راہ مسافر آریہ ناصحانہ اپدیش [illegible] وصیت اپنے پسماندگان کے لئے بالفاظ ذیل کرتا ہے -

تم کب تک ٹھوکریں کھاؤ گے

مندرجہ بالا خبر پڑھکر آریہ پرشوں کو ضرور افسوس ہوگا اور [illegible] چاہیے - کیونکہ [illegible] عبد الکبیر خان شدہ ہوکر چھہ سات سال معمولی طور پر ایک

سادہارن آریہ کی طرح آریہ سماج کا ممبر رہتا اور یون کلمہ پڑہکر پہر اپنے ہم قوموں مین جا ملتا تو چندان افسوس نہ تہا۔ لیکن انسوقت دہرم ویر جیسی پوزیشن سے مسلمان ہوا ہے وہ محض ایک سادہارن آریہ سماج کی پوزیشن نہین ہے بلکہ ایک آریہ اُپدیشک کی پوزیشن ہے۔ کیونکہ آریہ پرشون نے اس شخص کو بہی دیگر نو واردون کی طرح آتے ہی اُپدیشکی کا اُچہ پد سونپ دیا تہا اور یہہ شخص سالہا سال تک آریہ سماجون کے پلیٹ فارم سے گرو بنکر آریون کو دہرم اُپدیش وغیرہ کی عزت حاصل کرتا رہا۔ مثل مشہور ہے کہ انسان کو ایک ٹہوکر کہا کر سو عقل آتی ہے۔ مگر ہمین دلی رنج کے ساتہہ کہنا پڑتا ہے کہ بدقسمت آریہ سماج رات دن ٹہوکرین ٹہوکر کہاتا ہوا ایک عقل نہین سیکہتا۔ چنانچہ ایک طرف تو دہرم ویر دہرمپال بنے گل کہلا رہے ہین اور دوسری طرف انہی کا بہرا بہائی ستیہ دیو گورو کل سکندرآباد کو الگ ہو کر سنیاسی ہونے کا سوانگ بناکر منکیت پرانت کے آریہ سماجون مین گورو بنکر آریون کو اُپدیش کرنے کے لئے بہرمن کر رہا ہے اور ہمارے بہائی نہ صرف اس شخص کو (جو جنم سے مسلمان تہا مسلمان سے عیسائی ہوا عیسائی سے مسلمان ہوا مسلمان سے بابی ہوا اور بابی سے پہر مسلمان ہوا اور مسلمان سے آریہ ہوا) اپنے پاک پلیٹ فارم پر چڑہا کر اس سے آریون کو نہ صرف اُپدیش ہی دلواتے ہین بلکہ شہر سماج آگرہ کے معزز اوہکاریون نے تو حال ہی مین اس کے لیکچرون کا نوٹس دیتے ہوئے نوٹس مین اسے "شری مان پنڈت ستیہ دیوجی" لکہکر "پنڈت جی" ہی بنا دیا ہے۔ حالانکہ اسی سماج مین شری مان لالہ رام پرشاد جی پردہان ہین۔ جنکی ساری عمر سماج کے ذریعہ کام سیوا کرتے گذر گئی ہے اور جو بلحاظ قابلیت ستیہ دیو سے لاکہہ گنا زیادہ ہین۔ مگر انہین آجتک آگرہ سماج نے "لالہ" سے کبہی "پنڈت" نہ بنایا۔ بہرحال ہم تو آریہ بہائیون کو اسوقت بہی وہی مشورہ دینگے جو ہم آج سے تین سال پہلے دے چکے ہین۔ کہ ہر ایک شدہ ہونیوالے کو ترغیب دو کہ بعد شدہی دو اسی طرح اپنے قوت بازو سے آزادانہ اپنی روزی کماتا ہوا بحیثیت ایک سادہارن ممبر کے آریہ سماج کی سیوا شروع کرے جس طرح کہ ہندون کے آئے ہوئے دیگر تمام آریہ کرتے ہین۔ اس سے جہان ایک طرف شدہ ہونے والے کے تبدیل مذہب کی اصلیت بہت جلد ظاہر ہو جائیگی۔ اور کسی کو اسپر روٹیون کے لئے مذہب تبدیل کرنے کا شبہہ نہ رہیگا وہان دوسری طرف شدہ ہونے والے کو علاوہ آریہ سدہانتون سے بخوبی واقفیت ہو سکنے کے (باقی)

ترقی پر فخر کرنے کا ہی موقعہ ہوگا جو وہ بلا امداد غیرے سے آریہ سماج مین اپنے کام کی بدولت کریگا۔ ورنہ یون تو ہر دہنے جلا ہے کہ آتے ہی بانس پر چڑہا دینے سے آریہ سماج کو ہمیشہ ایسی ہی ذلتین برداشت کرنی پڑینگی۔ پس بہتر ہے کہ آریہ پرش اب بہی شدہ شدہ ہونے کے متعلق اپنے طرز عمل مین اصلاح کرلین۔ (مسافر آگرہ)

مسافر آگرہ اور ان کے متعلقین کو ہم اپنی کتاب دو شدہی کی مرتبہ "مسافر و ذوالفقار علی" (جو انکو بذریعہ رجسٹری بہیجی گئی تہی) کیطرف توجہ دلاتے ہین کہ وہ آجکل جبکہ انہین تازہ صدمہ ستیہ دیو اور دہرم ویر وغیرہ کا پہونچا ہے۔ اس صدمہ کو شدہی کی اس شدہی پڑہکر دور کرین۔ اگر وہ چاہینگے تو ہم یہہ کتاب ۲؍ نصف قیمت مین ان کو بہیجدینگے ذوالفقار علی انکے پاس موجود ہوگی۔

بہرت ملاپ عالیجناب رامچندر جی مہاراج کا ترک وطن اور بن باس اور بہرت جی کا ان کو واپس لانے کے لئے جنگل کو جانا سناتن دہرم ہندو مذہب کا پرانا قصہ ہے۔ اس کتاب مین رامچندر جی کی نفس کشی اور سیتا دیوی کی وفاداری نہایت دلچسپ دردناک پیرایہ مین بیان ہوئی ہے۔ قیمت ۴ر

گیان اور دہرم کی ترقی اس کتاب مین زمین کی پیدائش اور عناصر کی تخلیق بیان کرکے آریہ قوم کا ہندوستان مین رفتہ رفتہ مذہب کیطرف میلان کرنا اور مذہبی خیالات کی تدریجی ترقی کی مختصر ہسٹری ہے۔ قیمت ۴ر

مہا پرشون کی بانی اس کتاب مین بعض برگذیدگان خدا مصلحان ربانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر مصنف نے ان مقدس لوگون کو اپنی عقل سے ہدایت کرنے والا مانا ہے جو عدم علم مصنف کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ مصنف کسی وحی والہام و مرسل الرحمان کا قائل نہین ہے۔ جو بدیہی غلطی ہے۔ قیمت ۳ر۔ یہہ تینون کتابین شری پرکاش ویدک پرچارک براہم دہرم لاہور سے ملسکتی ہین۔

دولت کمانیکی کل جس مین چین جاپان امریکہ کے تجربہ کار موجدون کے ہنر اور اکسیر کا حکم رکھنے والے مجرب نسخہ جات وغیرہ کی مکمل ترکیبین درج ہین۔ اس کتاب کے ذریعہ بیکار معقول روزگار کرسکتا اور گہر بیٹہے تہوڑا سا خرچ کرکے مالدار ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ مطابق اس کتاب کے عمل کرے قیمت فی نسخہ عمر

منیجر الحق

منقولات

مسلم یونیورسٹی کا کیا انجام ہوگا؟

اس وقت مسلمانان ہندوستان کا سب سے بڑا اہم مسئلہ کیا ہے؟ مسلم یونیورسٹی کیونکہ وہ (جیسا کہ کہا گیا ہے) ان کی تمام ضروریات کی کفیل اور اُن کے ہر مرض کی دوا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ (ایک بڑے شخص کے قول کے مطابق) وہ مسلمانوں کی زندگی و موت کا سوال ہے مطلب یہہ ہے کہ اگر مسلم یونیورسٹی ہاتھ آ جائے تو ہندوستان میں مسلمانوں کی زندگی اہرام مصری کی طرح مستحکم ہو جائیگی ورنہ پولیٹکل مقابلہ کی رو میں ان کو اسی طرح بہہ جانا پڑیگا جس طرح سیلاب میں ایک تنکا بہہ جایا کرتا ہے۔ مسلم یونیورسٹی کی یہہ اہمیت بالکل صحیح ہے اور ایک یونیورسٹی پر منحصر نہیں ہے جو چیز بھی (صحیح معنوں میں) مسلم سے منسوب اور متعلق ہوگی وہ اسی اہمیت کی سزاوار ہے اور یقیناً اس میں اسی قسم کا اثر موجود ہوگا اب سوال ہوتا ہے کہ اتنی بڑی ضروری اور مقدس تحریک سے مسلمانوں نے کیسی دلچسپی لی یا نہیں لی اور لی تو کس قدر اس سوال کا جواب ان بینکوں سے پوچھنا چاہیئے جو ۲۵ لاکھ کی رقم وصول کر چکے ہیں یا ارکان یونیورسٹی سے پوچھو جواب مکمل ہوا میں کامیابی اور مسرت کا جھنڈا اُڑا رہے ہیں مسلمانوں نے کوئی شک نہیں کہ اس تحریک میں دلچسپی لی ایسی دلچسپی جو ہر پہلو سے مکمل تھی اور ایسی جس کی نظیر کسی دوسرے کام میں نہیں مل سکتی۔ لیکن اس حیرت انگیز دلچسپی کا اصلی محرک کیا تہا۔ ہمارا خیال ہے کہ یونیورسٹی کے ساتھہ مسلم کا لفظ مسلم کا لفظ خدا جانے کیا جادو رکھتا تہا اور اس میں کتنی امیدیں پنہا تھیں کہ اس کے سنتے ہی ایک مرتبہ تمام مسلمان مستی میں جھوم گئے اور پہر اُن سے جو کچھہ مانگا گیا اسکو بے تکلف اس کے نام پر نچھاور کر ڈالا۔ یہہ ایک ایسی عام کیفیت تہی جس سے مسلمانوں کا کوئی طبقہ مستثنیٰ نہیں رہا۔ ملا۔ صوفی۔ تاجر۔ ملازمت پیشہ۔ خواندہ۔ ناخواندہ۔ جنٹلمین و مہذب سبھی نے اسمیں حصہ لیا اور سب نے یکسان سرگرمی دکھائی مسلمانوں کی یہہ عام اور کلی دلچسپی درحقیقت ان کی زندگی کی علامت تھی اسکا دوسرا پہلو [illegible] رہے کہ موت ابھی مسلمانوں سے دور ہے [illegible] زندگی کے لئے جد و جہد پر تیار ہیں لیکن جیسا کہ ابھی ہم نے کہا ہے اس اندرونی تغیر کا سبب صرف لفظ مسلم ہے جس نے یونیورسٹی سے ملکر امیدوں کا ایک بالکل تازہ اور وسیع ترین منظر سامنے پیش کر دیا تھا مسلم اور یونیورسٹی ان دونوں لفظوں کے مجموعہ سے لوگوں نے جو کچھہ سمجھا یہہ تہا اور یہہ ذمہ دار اشخاص کی تشریحات کے عین مطابق تھا۔ کہ ۷ کروڑ مسلمانان ہند ایک مرکز علم سے اپنے علمی توقعات کو وابستہ کر دینگے اور وہ مرکز تمام و کمال انہیں کے قبضہ میں ہوگا۔ اور کوئی ایسا حصہ ملک نہ ہوگا جہان کے مسلمان اس کی برکات سے متمتع نہ ہوں مختصر یہہ کہ مسلمانوں کو صرف ۲۵ لاکھہ روپے کے عوض میں قرطبہ و بغداد کے خالص اسلامی دار العلوم ملا چاہتے ہیں۔ جہان سر سے لیکر ناخن پا تک ہم ہی ہم ہونگے اور کسی دوسرے کی مجال نہ ہوگی کہ ہماری باتوں میں دخل دے۔ یہہ سودا بہت ارزان معلوم ہوا اور در اصل تہا بھی بہت ارزان کیونکہ حریت خواہ تعلیمی ہی کیوں نہ ہو خدا کی خاص برکت ہے جو بے انتہا ثمرات اپنے ساتھہ لے آتی ہے۔ اور اس کی آب و تاب کی کوئی قیمت لگ ہی نہیں سکتی یہ امید تھی جو لفظ مسلم یونیورسٹی میں پنہاں بیٹھی ہوئی دلوں کو کھینچ رہی تہی اور جس کے بل پر مسلمانوں نے ۲۵ لاکھہ روپیہ کی غیر معمولی رقم فراہم کر دی جب مسلمان روپیہ دے چکے تو اب ان کے لئے امید آمیز یا انتظار کا وقت آیا وہ انتظار جو ایک گاہک کو دام دے چکنے کے بعد اپنی چیز کے لئے ہوتا ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی انتظار کی ساعت کو ختم کر کے مال اپنے قبضہ میں کرتے ضرورت تھی کہ وہ مال اچھی طرح پرکھ اور جانچ لیا جائے کہ یہہ معلوم ہو سکے کہ جس مال پر دام دئے گئے ہیں آیا وہی ان کو مل رہا ہے یا دہوکے سے کچھہ اور کا اور سر منڈھا جاتا ہے چنانچہ شکر ہے کہ مسلمانوں نے دانشمندی سے کام لے کر اپنے روپیوں کی قدر کی اور یونیورسٹی ملنے سے پہلے اس کی جانچ پرکھہ شروع کر دی۔ اس بیع میں پبلک خریدار ہے گورنمنٹ بائع ہے اور کچھہ درمیانی لوگ ہیں جن کو دلال کہنا چاہیئے چونکہ یہی طبقہ بائع و مشتری کے درمیان برزخ تہا اور پبلک کو براہ راست اپنے بائع گورنمنٹ سے کوئی سروکار نہ تہا۔ اس لئے پبلک اس معاملہ میں جو کچھہ تحقیقات یا مطالبات کر سکتی تہی صرف اس طبقہ سے کرنے کی مجاز تہی چنانچہ پبلک نے بہ وساطت اخبارات اس گروہ سے استفسارات شروع کر دئے یہی سلسلہ آج تک جاری ہے اور جب تک اس ذمہ دار گروہ کی جانب سے کوئی اطمینان بخش بات پیش نہ کی جائیگی۔ یہہ سلسلہ برابر جاری رہیگا کیونکہ مشتری مال کے متعلق اطمینان کرنے سے پہلے نفاذ بیع پر مجبور نہیں ہے یہان تک مسلم یونیورسٹی کی ایک مختصر کیفیت بیان کی گئی ہے جو ہمارے مقصد مضمون کی تمہید ہے اب ہم اس حالت پر نظر ڈالنی چاہتے ہیں جو اس سلسلہ میں

اب تک درمیانی طبقہ یا بالفاظ دیگر ارکان یونیورسٹی کی رہی ہے اور بالخصوص جو کچھہ اسوقت ہے اس امر کی تحقیق کے لیے بہتر ہے کہ نمبر وار پبلک کے استفسارات یا مطالبات ذیل مین درج کردیے جائین پھر ہر نمبر کے متعلق جو کچھہ واقعات پیش آئے ہین ان کو سامنے رکھکر نتائج نکالے جائین۔ پبلک کے مطالبات کا خلاصہ ذیل کی صورتون مین آجاتا ہے۔ (۱) کانسٹیٹیوشن کمیٹی کی کل کارروائیان اعلانیہ ہون اور اگر عام اعلان مصلحتاً مضر ہو تو کم از کم اخبارات کے قائم مقامون کو کمیٹی کے اجلاسون مین ضرور شریک کیا جائے تاکہ اخبارات جو پبلک کے صحیح قائم مقام ہین اصلی واقعات سے بے خبر نہ رہین یا یہہ کہ خود کمیٹی اخبارات کو کانفیڈنشل طور پر اطلاع دیا کرے بہر حال جو صورت بھی آسان اور موافق مصلحت ہو اس صورت سے اخبارات کو تمام کارروائیون سے ضرور واقف بنانا چاہیے (۲) یونیورسٹی کا کانسٹیٹیوشن کو بالکل خالص اور صحیح معنون مین مسلم یونیورسٹی کا کانسٹیٹیوشن ہونا چاہیے۔ یعنی ضوابط و قواعد یونیورسٹی کے ایسے مناسب اور آسان ہون کہ گورنمنٹ یا انگریزی قوم کا عنصر یونیورسٹی مین صرف برائے ضرورت رہے اور صحیح معنون مین یونیورسٹی کی عنان حکومت بالکل مسلمانون کے ہاتھہ مین ہو یہہ ایک اصول ہے جس پر تمام پبلک متفق ہے۔ البتہ اسکی تفصیل اور جزئیات مین رائین مختلف ہین مگر اس اختلاف کا کوئی اثر اس اصولی مطالبہ کی معقولیت پر نہین پڑ سکتا (۳) مسلم یونیورسٹی آکسفورڈ کیمبرج کی طرح مختص المقام نہ ہو بلکہ ہندوستان کی سرکاری یونیورسٹیون کے نمونہ پر دوسرے مقامات کے کالج و اسکول کو بھی اپنے احاطہ مین شامل کرنے کی مجاز ہو (۴) اگر مناسب و موزون شرائط پر یونیورسٹی نہ مل سکے تو ہرگز نہ لی جاوے اور روپیہ قوم کی مرضی کے مطابق کسی اور مفید کام مین لگایا جاوے (۵) آخری مطالبہ یہہ ہے کہ یونیورسٹی کی قسمت کا فیصلہ ہونے سے پہلے ہی پبلک کو اس امر کی اطلاع دیجاوے کہ یونیورسٹی نہ ملنے کی صورت مین روپیہ کا مصرف کیا ہوگا۔ مطالبہ نمبر (۱) کا جو حشر ہوا اس سے ظاہر ہے کہ باوجود اخبارات کے زبردست ایجیٹیشن کے ابتک کانسٹیٹیوشن کمیٹی کی کل کارروائیان صیغہ راز مین ہین اور کمیٹی کے تمام اجلاس بقول اخبار البشیر فارن آفس کی طرح پہرہ چوکی کے ساتھہ ہوتی ہین حتی کہ اسکا آخری اجلاس منعقدہ ۱۱-۱۲ر اگست بھی غالباً اسی روک اور بندش سے ہوگا غرض یہ کہ پبلک کا مطالبہ (۱) بالکل قابل توجہ نہین سمجھا گیا۔ مطالبہ نمبر (۲) پر رسماً قدرے توجہ کی گئی یعنے ضوابط قواعد مین جزئی طور پر ترمیمین کی گئین جنکو مطالبہ کے اصل مقصد سے بہت کم تعلق تھا۔ اصولاً کانسٹیٹیوشن ہو بیا ہی

پابند و مقید رہا جیسا پہلے تھا اور اسکا نتیجہ یہہ صاف ہے کہ ایسی مسلم یونیورسٹی معناً سرکاری یونیورسٹی ہوگی اور اس لحاظ سے کہ اسپر تھیلیان مسلمانون نے لگائی ہین مسلم یونیورسٹی کے نام سے پکاری جائیگی مطالبہ نمبر (۳) بھی محض بیکار ثابت ہوا گورنمنٹ نے الحاق کے مسئلہ کو ناقابل منظوری قرار دیا اور ارکان یونیورسٹی نے (بجز نواب وقار الملک کے جنکا یونیورسٹی سے اب کوئی باضابطہ تعلق نہین) چپ سادھ کر اور پبلک کو عین بیم و رجا کی حالت مین چھوڑکر گویا اسبات کا ثبوت بہم پہونچایا ہے کہ ان کو مسئلہ الحاق سے کوئی ہمدردی نہین ہے بلکہ انکا موجودہ رویہ تو اس امر کا پتہ دیتا ہے کہ ان کو سوائے چارٹر اور حصول نام کے یونیورسٹی کی کسی دفعہ سے بھی کوئی تعلق اور ہمدردی نہین ہے اس دعوے کی تائید مین اس سے زیادہ وزنی شہادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس طبقہ کے بہت آزاد رو شخص اڈیٹر کامریڈ تک نے مسئلہ الحاق کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے اور یہہ تسلیم کرتے ہوئے بھی کہ ایسی مختص المقام یونیورسٹی مسلمانون کو مفید نہین ہوسکتی یہہ صلاح دی ہے کہ بہر صورت مصلحت وقت یہہ ہے کہ یونیورسٹی جیسی بھی ملے بالفعل لے ضرور لینا چاہیے بعد کو اصلاح ہوتی رہیگی۔ مطالبہ نمبر (۴) کی قسمت کا جو فیصلہ ہوا وہ بیان متذکرہ بالا سے ظاہر ہے جب مسلمانون کو یہہ صلاح دیجاتی ہے کہ جس قسم کی یونیورسٹی ملے لینی چاہیے اور اسی گروہ کے ایک بزرگ کا یہہ مشورہ عالیہ ہی ہے کہ ہم کو کسی معاملہ مین غور و بحث کی سرے سے ضرورت ہی نہین ہے اپنے تمام معاملات سب

تو دانی حساب کم و بیش را

کہکر گورنمنٹ کے سپرد کرو تو پھر اس مطالبہ کو پورا کرنے کی امید کون احمق لگاسکتا ہے۔ اس طبقہ کا استبداد و اصرار اس امید سے کہین بالاتر ہے۔ پبلک سخت نادان ہے اگر اپنے مطالبات کے لیے آیندہ بھی کوئی توقع رکھے جو کچھہ آج تک ظاہر ہوا ہے آخیر تک اسی کا ظہور رہیگا اور دھند جنگل کے مسافر کی طرح مسلمان دھوکے ہی دھوکے مین مارے جائینگے۔ مطالبہ نمبر (۵) بظاہر نہایت آسان تھا اور کوئی شخص بھی یہ نہین تصور کرسکتا ہے کہ پبلک ایسے معمولی مطالبہ تک سے محروم رکھی جاسکتی ہے کیونکہ روپیہ پبلک کا یونیورسٹی پبلک کے لیے اور نفع نقصان سب پبلک کے ذمے اگر ایسی صورت مین پبلک آیندہ لالون سے صرف یہہ چاہتی ہے کہ جب یہلی جنس کھوٹی ثابت ہوئی ہے تو وہ اس روپیون سے ان کے حسب مرضی کوئی اور مفید چیز خرید دین تو کیا برا کرتی ہے

اور یہی اس کے پورا کرنے مین تامل ہے لیکن سہ

اس چمن کی کچھ ہوا ہی اور ہے

یہان ہر پہول کا نشانہ ہے اور ہر کانٹا نشتر دکھائی دیتا ہے یہہ مطالبہ جو زمین مین پہول کا حکم رکھتا تھا آخر کانٹا بن کر چبھا اور اس گروہ نے نہایت حقارت اور غصہ سے اس کو بھی مل کر اور توڑ کر پھینکدیا ۔ نواب وقار الملک صاحب اس گروہ مین سہ

فرد ہوتا ہے گھرانہین صدا ایک شخص

کا مصداق ہین اور پبلک کی ساری توقعات تمام دروازون سے واپس آکر ان کے در دولت پر آپڑے ہین ۔ لیکن بد نصیبی کی کوئی انتہا نہین ہے کہ اس معاملہ مین ایسے بزرگ قوم نے بہی سخت تجاہل انکاری اور بے توجہی سے کام لیا ۔ جب ہی پبلک نے آپ سے دریافت کیا کہ بتلایئے ہمارے روپیون کا کیا حشر ہونے والا ہے ۔ آخر یونیورسٹی نہ ملی تو اسکا مصرف آپ نے کیا سوچا ہے تو نواب صاحب نے جسطرح بچون کو ٹال دیتے ہین اسی طرح پبلک کو ٹال دیا اور بار بار یہہ کہکر قوم کے بچون کا منہ بند کر دیا جاتا کہ ابھی سے روپیہ کے مصرف کا سوال ہمت شکن ہے ۔ پبلک کو چپ چاپ روپیہ جمع کرنا چاہیے اور ہاتہہ پر ہاتہہ دھرے بیٹھے ہوئے یہہ دیکھنا چاہیے کہ سہ

از پردۂ غیب چہ برون مے آید

جب تک اس گروہ کے اور افراد کی طرف سے امیدائین بندہی گئی تھین پبلک مایوس نہین ہوئی تہین اور وقار الملک کا ایک آستانہ تہا جہان لوگون کی امیدین جا جا کر سر ٹکراتی رہتی تھین لیکن وقار الملک کا یہہ کہنا تہا کہ پبلک کی آس بالکل جاتی رہی ۔ اور جب سے وہ کالج کو چھوڑ کر چلے گئے ہین تب سے تو پبلک کا سکتہ سا لگ گیا ہے ۔ یہہ ہے صورت حال کا صحیح مرقع جس مین نہایت صفائی کے ساتھہ لیڈران قوم کے طرز عمل کی چلتی پہرتی تصویر نظر آتی ہے اور یہہ بھی صاف صاف معلوم ہو جائیگا کہ اس طرز عمل اور قیبانہ کشمکش کا آیندہ کیا انجام ہونے والا ہے انجام کار صحیح صحیح علم تو عالم الغیب کو ہوگا مایعلم الغیب الا ھو ۔ لیکن انسانی فراست گرد و پیش کے ان حالات کو ترتیب دینے سے جو کچھہ انجام سمجھہ سکتی ہے وہ یہہ ہے اور (امکانی دائرہ کے اندر اندر) بالکل یقینی ہے کہ پبلک (۱) جو کام ختا وہ کر چکی یعنی ۳۵ لاکھہ کی گرانبہا رقم دے چکی ۔ اب اس کو دخل در معقولات کی اجازت نہین دیجاسکتی یہان سے طبقہ لیڈرون کا منصب شروع ہوتا ہے اور وہ اپنے بند کمرون مین کا فیصلہ مشکل خطوط اور پر اسرار ڈیپوٹیشنون مین تمام کارروائیان انجام دیگا تاکہ جاہل اور نادان پبلک ان رموز سلطنت سے مطلع ہو کر کوئی خاص بہی نہ پیدا کر دیگا (۲) یہ جماعت تمام معاملات مین گورنمنٹ کے ایما پر کاربند ہوگی اور مسلم یونیورسٹی اس ڈھنگ کی ہوگی جو گورنمنٹ کے پسند خاطر ہوگا کیونکہ یہہ زمانہ شناس حضرات ایسے ہی مغز نہین ہین کہ سہ

زر دادن و درد سر خریدن

کی مصیبت لین ۔ روپیہ دین وقت دین اور اس عزت سے بھی باز آئین جس کا لہلہاتا باغ دور سے ان کو دکھائی دے رہا ہے اور اس کے پہاٹک کے سائن بورڈ پر لکھا ہوا ہے ۔ لایمسہ الا المطہرون (۳) پبلک کی یہہ اگر مگر کہ یونیورسٹی حسب حال نہ ملی تو کیا ہوگا سخت طفلانہ حرکت اور احمقانہ جنون ہے نہ ملنا کیا معنی اور نہ لینے کا کیا مفہوم یونیورسٹی ضرور ملیگی ضرور دیجائیگی ضرور لی جائیگی اور جیسی ملیگی وہ ہمارے حسب حال ہوگی کیونکہ سہ

آنچہ استاد ازل گفت ہمان می گویم

معاملات کا یقینی انجام ہے جسکا ہمین صبر سے انتظار کرنا چاہیے اور اب اسکے سوا بالفعل اور صورت ہی کیا ہے سہ

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہین جانتے وفا کیا ہے

خیر پبلک ان کے اس گہرے دہوکے مین آچکی اور جو کچھہ اس کو نقصان ہونچنا تھا ہونچ چکا لیکن آخر مین ہم نہایت آزادی دلیری اور جوش غضب سے یہہ صاف صاف بتا دینا چاہتے ہین کہ اگر پبلک اس وقت ذلیل کی گئی ہے اور وہ اپنی بیکسی سے جواب نہین دیسکتی تو خدا اسکا جواب دینے والا ہے وما ذلک علے اللہ العزیز ہ یہہ بہی یاد رکہو کہ خدا کا جواب جس صورت مین ظاہر ہوگا وہ یہہ ہے کہ عنقریب وہ تمام خود پرست اور متکبر لیڈر جو پبلک کو ذلیل کر رہے ہین ۔ یکقلم تخت لیڈری سے اُتار کر الگ پھینکدیئے جائینگے اور تخت صرف ان لوگون کے لئے خالی رکہا جائیگا جو واخفض جناحک للمومنین واستغفر باللہ کے الہی فرمان کی پابندی کرینگے اور اما السائل فلا تنہر کا ارشاد ہر وقت پیش نظر رکھین گے یاد رکھو کہ اگر ایسی حقیر پبلک ان لیڈرون کی توجہ و عنایت کے لئے باعث ننگ ہے تو زمانہ بتا دیگا کہ ایسے خود پرست لیڈر بھی پبلک کو درکار نہین ہین لیڈرون کو حمیوی اور خنطی کو عبرت کے لئے پیش نظر رکہکر بہت جلد فیصلہ کر لینا چاہیے کہ وہ آیندہ اپنے لئے کیا چاہتے ہین ۔ واللہ عزیز ذوانتقام ۔

(مسلم گزٹ)

مختصر فہرست کتب دربارۂ آریہ موجودہ الحق ایجنسی دہلی بہ آہا ہم آن احبا

اسلام ترک سلام دہرمپال کا جواب قیمت صرف ۶ر

وید انجیل اور قرآن کا خدا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ار

رسالہ گوشت خوری۔ آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا رد اور گوشت خوری کا طبعی۔ عقلی ونقلی وعلمی ثبوت۔ قیمت ۲ر

پیغام صلح آریون سے شرائط صلح۔ قیمت ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ رد کفارے و نصارے مین قیمت ار

بہومنگلا۔ رد تناسخ مین عمدہ رسالہ ہے قیمت ۲ر

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

تیغ صابہ برہنہ بر عقاید آریہ آریون کے عقاید کی تردید۔ قیمت ۱۲ر

دیانند کی لائف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیمیافتہ مسلمان مولوی واعظ پیر وجوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۶ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے جو لگنگا مہا پرشاد آریہ نومسلم نے ستیارتھہ پرکاش کی تردید مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تہی۔ جسکا آجتک جواب نہین دو جلدون مین قیمت ہر دو حصہ مجلد ہے غیر مجلد عہ

حدوث دنیا۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مادہ قدیم نہین بلکہ حادث ہے۔ ساتھہ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین۔ قیمت ۳ر

تنبیہہ زبان دراز بجواب افشاے راز علام حیدر مرتد کے ضمیمہ نغرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب قیمت ۱ر فی روپیہ ۱۰ نسخے

ایک مسلمان کا پیغام اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورونانک صاحب کا اسلام اور سکہہ قوم کے نام زبردست پیغام قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے

پیدایش عالم اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول ومنقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے ہین۔ اور آفتاب سے بہی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلۂ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

دہرم کی کسوٹی یعنی سوامی درشنانند کے ان مختلف سوالات کے جواب جو مسلمانون سے راولپنڈی مین کئے گئے تھے۔ قیمت صرف ۲ر

کتب انگریزی درد آریہ

تحفۃ الہند انگریزی یہ وہ مشہور کتاب ہے جو مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نومسلم نے سب سے پہلے ہندو مذہب کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیے تصنیف کی جس کی لاکہون جلدین ہندوستان مین چہپکر بار بار فروخت ہوتے ہین۔ اس نادر کتاب کو اب ایک قابل انگریزی دان مسلمان نے اردو سے انگریزی مین قابل داد ترجمہ فرمایا ہے۔ انگریزی خوان پبلک اس ترجمہ کی قدر کرے۔ چند نسخے ہم نے منگائے ہین۔ قیمت صرف عہ

ستیارتھہ پرکاش کے چودہوین باب کا رد انگریزی مین پنڈت دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھہ پرکاش مین جو ایک باب برخلاف مذہب اسلام لکہا ہوا ہے۔ اس کا لاجواب رد بزبان انگریزی قابل مصنف نے شایع کیا ہے۔ چند نسخے موجود ہین۔ جسبا حرزیہ دا قیمت صرف عہ

رسالہ گاوکشی و گوشت خوری مسئلہ گاوکشی اور گوشت خوری پر لایق مصنف کی جدید تصنیف انگریزی مین قیمت ار

دہرمپال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت صرف ار

تصدیق کلام ربانی بجواب اسلام کے بانی کی کہانی۔ مراری لال آریہ اپدیشک کے نامعقول پر از جہالت وضلالت ٹریکٹ کا مکمل ومفصل جواب۔ ضخیم کتاب قیمت صرف ۸ر

ضرورت زمانہ آریون کے یکصدان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول ومنقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین ہر ایک مسلمان اس کو ترجمہ کیجیے۔ قیمت ۸ر

وید کے ظہور مین تشدد مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

خطبات احمدیہ۔ مصنفہ سرسید مرحوم بجواب ولیم میور اڈیشن اول قیمت مجلد صرف عہ

تہذیب الاخلاق سرسید مرحوم اڈیشن اول ۸ جلد کامل مجلد رعایتی قیمت عصہ

الحق مباحثہ ایڈیٹر اہلحدیث و ایڈیٹر الحق کا جو لدھانہ مین ہوا مفصل روداد۔ قیمت صرف ۲ر

مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ازالہ اوہام ایڈیشن اول مجلد مکمل ہر دو جلد از مسیح موعود علیہ السلام قیمت صرف پانچ روپیہ ہے

حقیقۃ الوحی ۔ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ مجلد للعہ

آئینہ کمالات اسلام از مسیح موعود علیہ السلام عہ

مسیح ہندوستان میں ۔ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجلد ۸ر

لجۃ النور از مسیح موعود علیہ السلام قیمت صرف ۴ر

لیکچر جلسہ اعظم مذاہب معروف بہ فلسفہ اسلام از مسیح موعود علیہ السلام قیمت صرف ۴ر

ہدیہ فاہم ۔ ایڈیٹر اخبار الحق کی وہ نظمیں جو بحضور رحمۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وقتاً فوقتاً اور سالانہ جلسوں پر پڑھی گئیں ۔ قیمت ار

شرح محمدی حصہ اول و دوم جس میں رواجی مسائل بحق یا مسلمہ گورنمنٹ یعنی نکاح طلاق شفعہ ۔ وصیت ۔ وقف ترکہ وراثت ۔ وغیرہ جن کے صرف دریافت کرنے کا ہی بہت سا محنتانہ وکیلوں کو دینا پڑتا ہے نہایت تشریح سے لکھے گئے ہیں ۔ صرف چند جلدیں باقی ہیں ۔ قیمت ہر دو عہ

سفرنامہ روم و شام مولانا شبلی نعمانی قیمت فی جلد عہ مجلد عہ

سرمہ عمدہ اور ممیرہ کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرہ کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت **خلیفۃ المسیح** مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است " یہ سرمہ ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ پڑوال بسیل اور سرخی ۔ اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کیلئے مفید ہے قیمت فی تولہ عہ قسم دوم یہ اصلی ممیرہ جسکی قیمت عہ ہے فی الحال دو ماہ کیلئے اس کی رعایتی قیمت صرف ؏ فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھس کر یا سرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ خاصکر گرمی وغیرہ کے موسم میں جسکی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے

ست سلاجیت مقوی جمیع اعضا دافع ضعف مشتہی طعام قاطع بلغم مسہل دافع بواسیر و جذام دافع استسقا زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت فساد بلغم قاتل کرم شکم معدت درد گردہ و مثانہ و سلسل بول سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے دانہ نخود کے برابر صبح کو قت دودھ کیساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ صرف عہ

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم کی لنگیاں پشمینہ اور پشاوری ۔ بادامی سیاہ اور سفید ریشمی اور سوتی ٹری ململ سفید اور بادامی اور پشاوری

المشتہر

احمد نور کابلی ۔ مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

تپ تلی بخار اور تلی کی دوا

یہ دوا ۲۰ سال سے ہمارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے ۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں ۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے ۔ یہی وجہ ہے اس کی چار پانچ خوراک کے پینے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے ۔ اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۲ر محصول ۶ر شیشی خورد ۸ر محصول ۵ر دو شیشی تک ۱۲ر

نوٹ فرمایش کیساتھ اخبار کا حوالہ ضرور ہے

ڈاکٹر ایس کے برمن ۔ کلکتہ

نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ

عبرت

تمام قصے کہانیوں کی کتابوں اور جھوٹے مخرب اخلاق ناولوں کا پڑھنا بالکل ترک کر دو ۔ اور اس مذہبی اسلامی کتاب کو پڑھو جس میں ایک باعصمت تعلیمیافتہ خاتون نے پر درد اور دلکش پیرایہ میں مذہب اسلام کی سچائی اور عیسویت کی لاجواب تردید عیسائی مسوں کے گھروں میں آنے کی برائیاں لڑکیوں کو تعلیم مذہب نہ دینے کی نقائص عجیب غریب پُرلطف داستان میں ناول کے طریق پر بیان کئے ہیں لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ر

منیجر

باہتمام محمد قاسم علی صاحب پرنٹر و پبلشر [illegible] الحکم [illegible] چھپا [illegible] سے شائع ہوا